

امام زین العابدین علیہ السلام اخلاق کی دنیا میں

<"xml encoding="UTF-8?">

امام زین العابدین علیہ السلام چونکہ فرزند رسول (ص) تھے اس لئے آپ میں سیرت محمدیہ کا ہونا لازمی تھا علامہ محمد ابن طلحہ شافعی لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کو برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا بھائی میں نے توتیرا کچھ نہیں بگاڑا، اگر کوئی حاجت رکھتا ہے تو بتاتا کہ میں پوری کروں، وہ شرمندہ ہو کر آپ کے اخلاق کا کلمہ پڑھنے لگا
(مطالب السؤل ص 267)۔

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں، ایک شخص نے آپ کی برائی آپ کے منہ پر کی آپ نے اس سے بے توجہی برتی، اس نے مخاطب کر کے کہا، میں تم کو کہہ رہا ہوں، آپ نے فرمایا، حکم خدا "واعرض عن الجاہلین" میں جاہلوں کی بات کی پرواہ نہ کرو پر عمل کر رہا ہوں
(صواعق محرقة ص 120)

علامہ شبلی نجی لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے آکر کہا کہ فلاں شخص آپ کی برائی کر رہا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو، جب وہاں پہنچے تو اس سے فرمایا بھائی جو بات تو نے میرے لیے کہی ہے، اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو خدا مجھے بخشے اور اگر نہیں کیا تو خدا تجھے بخشے کہ تو نے بہتان لگایا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ مسجد سے نکل کر چلے تو ایک شخص آپ کو سخت الفاظ میں گالیاں دینے لگا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی حاجت رکھتا ہے تو میں پوری کروں، "اچھالے" یہ پانچ ہزار درہم، وہ شرمندہ ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ پر بہتان باندھا، آپ نے فرمایا میرے اور جہنم کے درمیان ایک گھاٹی ہے، اگر میں نے اسے طے کر لیا تو پرواہ نہیں جو جی چاہے کہو اور اگر اسے پار نہ کر سکا تو میں اس سے زیادہ برائی کا مستحق ہوں جو تم نے کی ہے
(نور الابصار ص 127 - 126)۔

علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ ایک شامی حضرت علی کو گالیاں دے رہا تھا، امام زین العابدین نے فرمایا بھائی تم مسافر معلوم ہوتے ہو، اچھا میرے ساتھ چلو، میرے یہاں قیام کرو، اور جو حاجت رکھتے ہو بتاؤ تاکہ میں پوری کروں وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا (حیوة الخیوان جلد 1 ص 121)۔ علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے بیان کیا کہ فلاں شخص آپ کو گمراہ اور بدعتی کہتا ہے، آپ نے فرمایا افسوس ہے کہ تم نے اس کی ہمنشینی اور دوستی کا کوئی خیال نہ کیا، اور اس کی برائی مجھ سے بیان کر دی، دیکھو یہ غیبت ہے، اب ایسا کہی نہ کرنا (احتجاج ص 304)۔ جب کوئی سائل آپ کے پاس آتا تھا تو خوش و مسرور ہوجاتے تھے اور فرماتے تھے خداتیرا بھلا کرے کہ تو میرا زاد راہ آخرت اٹھانے کے لیے آگیا ہے (مطالب السؤل ص 263)۔ امام زین العابدین علیہ السلام صحیفہ کاملہ میں فرماتے ہیں خداوند میرا کوئی درجہ نہ بڑھا، مگر یہ کہ اتنا ہی خود میرے نزدیک مجھ کو گھٹا اور میرے لیے کوئی ظاہری عزت نہ پیدا کر مگر یہ کہ خود میرے نزدیک اتنی ہی باطنی لذت پیدا کر دے۔

امام زین العابدین (ع) اور فقراء مدینہ کی کفالت

علامہ ابن طلحہ شافعی لکھتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فقراء مدینہ کے سو گھروں کی کفالت فرماتے تھے اور سارا سامان ان کے گھر پہنچایا کرتے تھے جنہیں آپ بہ بھی معلوم نہ ہونے دیتے تھے کہ یہ سامان خورد و نوش رات کو کون دے جاتا ہے آپ کا اصول یہ تھا کہ بوریاں پشت پر لاد کر گھروں میں روٹی اور آٹا وغیرہ پہنچاتے تھے اور یہ سلسلہ تابحیات جاری رہا، بعض معززین کا کہنا ہے کہ ہم نے اہل مدینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امام زین العابدین کی زندگی تک ہم خفیہ غذائی رسد سے محروم نہیں ہوئے۔ (مطالب السؤل ص 265، نور الابصار ص 126)۔

امام زین العابدین اور صحیفہ کاملہ

کتاب صحیفہ کاملہ آپ کی دعاؤں کا مجموعہ ہے اس میں بے شمار علوم و فنون کے جوہر موجود ہیں یہ پہلی صدی کی تصنیف ہے (معالم العلماء ص ۱ طبع ایران)۔ اسے علماء اسلام نے زبور آل محمد اور انجیل اہلبیت کہاہے (ینابیع المودة ص 499، فہرست کتب خانہ طہران ص 36)۔ اور اس کی فصاحت و بلاغت معانی کو دیکھ کر اسے کتب سماویہ اور صحف لوحیہ و عرشیہ کا درجہ دیا گیا ہے (ریاض السالکین ص ۱) اس کی چالیس شرحیں ہیں ان میں ریاض السالکین کو فوقیت حاصل ہے۔

امام زین العابدین عمر بن عبدالعزیز کی نگاہ میں

86 ھ میں عبدالملک بن مروان کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا ولید بن عبدالملک خلیفہ بنایا گیا یہ حجاج بن یوسف کی طرح نہایت ظالم و جابر تھا اسی کے عہد ظلمت میں عمر بن عبدالعزیز جو کہ ولید کا چچا زاد بھائی تھا حجاز کا گورنر ہوا یہ بڑا منصف مزاج اور فیاض تھا، اسی کے عہد گورنری کا ایک واقعہ یہ ہے کہ 87 ھ میں سرور کائنات کے روضہ کی ایک دیوار گر گئی تھی جب اس کی مرمت کا سوال پیدا ہوا، اور اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کسی مقدس ہستی کے ہاتھ سے اس کی ابتداء کی جائے تو عمر بن عبدالعزیز نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہی کو سب پر ترجیح دی (وفاء الوفاء جلد 1 ص 386)۔ اسی نے فدک واپس کیا تھا اور امیر المومنین پر سے تبراء کی وہ بدعت جو معاویہ نے جاری کی تھی، بند کرائی تھی۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت

آپ اگرچہ گوشہ نشینی کی زندگی بسر فرما رہے تھے لیکن آپ کے روحانی اقتدار کی وجہ سے بادشاہ وقت ولید بن عبدالملک نے آپ کو زبردیا، اور آپ بتاریخ 25 محرم الحرام 95 ھ مطابق 714 کو درجہ شہادت پر فائز ہو گئے امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ مدینہ کے جنت البقیع میں دفن کر دیئے گئے علامہ شبلی نجی، علامہ ابن حجر، علامہ ابن صباغ مالکی، علامہ سبط ابن جوزی تحریر فرماتے ہیں کہ ”وان الذی سمہ الولید بن عبدالملک“ جس نے آپ کو زبردے کر شہید کیا، وہ ولید بن عبدالملک خلیفہ وقت ہے (نور الابصار ص 128، صواعق محرقہ ص 120، فصول المہمہ، تذکرہ سبط ابن جوزی، ارجح المطالب ص 444، مناقب جلد 4 ص 131)۔ ملا جامی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی شہادت کے بعد آپ کا ناقہ قبر پر نالہ و فریاد کرتا ہوا تین روز میں مر گیا (شواہد

النبوت ص 179 ، شهادت کے وقت آپ کی عمر 57 سال کی تھی